آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی۔

نمبر ۳۶ جلد ۱۲ | لودیانہ ۴ ستمبر ۱۸۸۴ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

کابل کے سرداروں نے امیر کو مجبور کیا ہی کہ انگریزی فوجیں قندھار سے نہ گذریں = روس کے سپہ سالار نے اپنی فوج کے چیدہ وچیدہ افسروں کو کمیشن افغانستان کے لئے روانہ کیا ہی = قلات کے خان نے انگریزی فوج کے لئے بہت سا سامان رسد اپنے علاقہ میں موجود کر رکھا ہی = جلال آباد کا قلعہ جنگی سامانوں کے ساتھ آج کل آراستہ ہو رہا ہی = سوات کے باشندوں نے امیر کابل کی طلبی پر صاف صاف جواب دیدیا ہی کہ ہم کو آپکے قول کا اعتبار نہیں ہی اسواسطے ہماری طرف سے کوئی سردار نہیں آسکتا ہی = قندھار کے سوداگر اور رئیس دل سے چاہتے ہیں کہ یہاں پر انگریزی حکومت ہو جاوے تو اچھا ہی = حاکم لال پورہ کو امیر کا یہ پیغام گیا ہی کہ اگر انگریزوں اور روسیوں کی نااتفاقی ہوجاوے تو تم انگریزوں کی طرفداری کا دم بھرنا = ہرات میں افواہ ہی کہ انگریزی فوج روس کے مقابلہ کے لئے سرحد افغانستان پر پہنچنے والی ہی = بدخشاں کے لوگوں کو یقین ہوتا جاتا ہی کہ امیر کابل روسیوں کے ساتھ ملا ہوا ہی اور ظاہرداری انگریزی حکومت کے ساتھ کر رہا ہی = سفیر انگریزی جو کابل میں رہتا ہی وہ جواب لیکر یکم ستمبر کو پشاور میں داخل ہو گیا ہی اور بذریعہ تار شملہ پر خبر بھیجی گئی ہی = میرٹھ سے کسیقدر فوج سرحدی کمیشن کے ہمراہ روانہ کی گئی ہی = انبالہ سے خبر آئی ہی کہ یہاں سے پختہ انتظام ہو کر کمیشن سرحدی کے افسر روانہ ہوئے ہیں = بخارا میں جو گورنر جنرل روس کی طرف سے رہتا ہی اسکو حکم ملا ہی کہ تم فوراً کمیشن سرحدی کے واسطہ سرخس میں پہنچ جاؤ = روس کے اخبارات کے کارسپانڈنٹ بھی کمیشن کے حالات درج کرنیکے اس غرض سے روانہ ہوئے ہیں = ایران کے بادشاہ کو روس نے بڑی ترغیبات دی ہی کہ آپ مشہد کا تمام علاقہ ہمارے سپرد کر دو اور اسکی آمدنی کا نصف تم کو دیا کرینگے مگر انہوں نے ابھی تک جواب نہیں دیا ہی = بلخ کی فوج کو امیر کابل کا ضروری حکم پہنچا ہی کہ جنگ کے لئے تیار اور مستعد رہے = ترکستان کی سرحد کاشغری چینیوں اور روسیوں میں فساد ہو رہا ہی = تازہ خبر آئی ہی کہ امیر کابل بیمار ہی اور ملک کا انتظام وزیر اعظم کے سپرد ہی = شاہ حبش سے انگلستان نے عہد کرا لیا ہی کہ حبش میں بردہ فروشی موقوف ہوگی = فرانس نے فوچو میں چین کے جنگی گودام میں آگ لگادی اور اس حرکت سے سات کشتیاں غرق ہو گئی ہیں = خبر آئی ہی کہ کسالا کا شیخ مع اپنے چار ہزار مریدوں کے مہدی کاذب سے مل گیا ہی = جنرل گارڈن کے پاس ۸ ہزار فوج موجود ہی مگر بہت بیفائدہ کیونکہ فوج مذکور بھی حراست میں ہی = ڈھوب پر جو انگریزوں کیطرف سے حملہ ہوگا اُسکے واسطے مقام علی پور میں ۳ ہزار فوج تیار ہو رہی ہی = کوئٹہ میں کمسریٹ کی معرفت شتر اور خچر وغیرہ کی خریداری کا سلسلہ جاری ہوا ہی = ڈنگولا میں ۱۵ اکتوبر تک ۶ ہزار فوج گورہ پہنچ جاویگی = خدیو مصر کے پاس خزانہ میں اسقدر روپیہ نہیں ہی جو جدید فوج نوکر رکھکر مہدی کا مقابلہ کرے = اسکندریہ میں افواہ ہی کہ خدیو کی فوج کے افسر دَر پردہ مہدی سے ملے ہوئے ہیں = بمبئی سے ماہ گذشتہ میں پانچ لاکھ روپیہ کے چاول لنڈن کیطرف روانہ ہوئے ہیں = ہندوستان سے جو دو انگریزی رجمنٹیں مصر کو روانہ ہونگی اُنکے دیسی ملازم بھی اُنکے ساتھ جاینگے اور ایک ماہ کا سامان رسد اپنے ہمراہ لیجاینگے = بدخشاں کے حاکم نے امیر کابل کو لکھا ہی کہ میری سرحد میں روس کی فوجیں موجود ہیں اور مجھکو رسد وغیرہ کے واسطے تنگ کیا جاتا ہی = سمرقند میں روسیوں نے سوداگری کی کوٹھیاں جاری کر دی ہیں اور ہرات والوں کے ساتھ خرید و فروخت ہو رہی ہی = مصر کو گورہ فوج بھی روانہ

نور افشاں

تعلیم نسواں ایک ضروری امر ہے

آج کل ہندوستان میں تعلیم نسواں کی بابت بہت چرچا ہی اور اب وہ وقت نہیں رہا ہی کہ جلسوں میں کھڑے ہو کر یہہ پکارا جاوے کہ تعلیم نسواں کی کچھ ضرورت نہیں ہی اور لڑکیوں کے پڑھانے سے کچھ فائدہ نہیں۔ لڑکیاں منشی گری نہیں کرینگی۔ لڑکیاں عدالتوں میں جاکر محرر نہیں بنینگی۔ تحصیلداری انکو نہیں ملیگی۔ بعض بعض جاہلوں کا یہہ خیال ہی اور بلکہ اپنے خیال کو ظاہر بھی کرتے ہیں کہ لڑکیوں کو پڑھا کر انکے مزاجوں کو آزاد کر دینا ہی وہ خاوندوں کی اطاعت نہیں کرتی ہیں۔ ہر وقت تنگ مزاجی سے پیش آئینگی۔ اپنے گھرانے کی عورات کو خیال میں نہیں لائینگی۔ یہہ خیالات صرف جہالت اور بے علمی کے باعث دل میں جگہ پاتے ہیں۔ ہندوستان کے ریفارمروں نے ہرطرح سے ثابت کر دکھایا ہی کہ جسطرح مرد کو تعلیم کی ضرورت ہی ایسا ہی عورت کے واسطے علم درکار ہی۔ جن جن صاحبان کی نظر سے جناب مولوی محمد نذیر احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر کی تصانیف دربارۂ تعلیم نسواں گذری ہونگی انکو علیحدہ اور جاہل لکھا عورتوں کا معلوم ہوا ہوگا کہ بے علمی سے کیا کیا نتایج حاصل ہوتے ہیں۔ خیر اگرچہ انکی تصانیف بھی جو ایک طول طویل ہیں اور تھوڑے عرصہ میں ہر ایک آدمی نہیں دیکھ سکتا ہی نہایت عمدہ اور برجستہ ہیں۔ لیکن آج ایک مضمون جو جناب **خان بہادر منشی قادر بخش خان صاحب** اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ کا لکھا ہوا ہماری نظر سے گذرا ہی اگرچہ مختصر ہی مگر اس میں نہ صرف عورتوں ہی کی تعلیم کا ذکر ہی بلکہ ہرطرح اور ہر پہلو سے ثابت کیا گیا ہی کہ علم کیا شی ہی اور اُسکے حاصل کرنے سے کیا کیا فوائد ہیں اور جاہل رہنے سے کیا کیا نقصان ہیں۔

ہم کو یقین ہی کہ اس مضمون کی وہ تاثیر ہوگی کہ جس سے ہزاروں آدمی اپنے وسوسوں سے پرہیز کرینگے اور ضرور تعلیم نسواں کی طرف راغب ہونگے۔ کیونکہ جو شخص تقریر یا تحریر کرتا ہی اور اُسکے موافق اُس کا عمل نہیں ہوتا ہی اُسکی زبان اور قلم سے خواہ کچھ نکلے مگر نہیم شیریں ہوتی ہی۔ چونکہ جناب خان بہادر صاحب کو ہمیشہ سے تعلیم نسواں کی ترقی کا خیال ہی اور بہت کوشش فرماتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جہانتک ہوسکے بہت ہی ترقی ہو۔ صاحب موصوف کا یہہ خیال نہیں ہی کہ صرف اہل اسلام ہی کی لڑکیاں تعلیم پائیں نہیں بلکہ وہ ہر قوم اور ہر مذہب اور ملت کی لڑکیوں کی تعلیم میں ساعی ہیں۔ چنانچہ جب ہمارے زنانہ مشن میں جو شہر احاطہ میں جاری ہی تشریف فرماتے ہیں تو انکی ترقی تعلیم کو دیکھکر بہت ہی خوش ہوتے اور بلکہ یہہ کہتے ہیں کہ مجھکو اپنے برادران اہل اسلام پر بہت ہی افسوس ہی کہ وہ اس قسم کے مدارس اپنی طرف سے جاری نہیں کرتے ہیں۔ اور جتنے مرتبہ صاحب موصوف زنانہ مشن میں رونق افروز ہوئے ہیں ہر مرتبہ لڑکیوں کو انعام دیکر گئے ہیں +

چونکہ ان صاحب کا یہہ مضمون ایک نہایت عمدہ اور برجستہ ہی اور قوی دلایل سے ثابت کیا گیا ہی کہ تعلیم نسواں کی اشد ضرورت ہی اس لئے اُسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور ناظرین اخبار نور افشاں سے درخواست ہی کہ آپ صاحبان اس پر ذرا غور فرماویں۔ اور خانصاحب سے بھی ہماری درخواست ہی کہ آپ اس سلسلہ کو ساکنان پنجاب کے لئے جاری رکھیئے اور جو تحریر فرماویں نور افشاں میں اندراج کے لئے بھیجتے رہیں

وہو ہذا

روشن ضمیروں پر یہہ مدعا ظاہر و ہویدا ہی کہ خالق مطلق نے انسان کو افضل مخلوقات اور اشرف موجودات پیدا کیا ہی اُس کا ثبوت محتاج حجت و برہان نہیں۔ اِس اعجوبہ خلقت کا فضل و شرف تمامہ مخلوقات پر صرف بسبب ایک جوہر کے ہی جسکے ذریعہ سے اُسنے اپنے صانع کی معرفت اور اُسکی صنایع بدایع کی مشاہدت حاصل کی ہی اور اپنے مفاد اور مضار کو بنظر غور دیکھا اور نشیب و فراز زمین و زمان کا معاینہ کرکے اپنی معاش اور معاد کا راستہ سیدھا لیا۔ وہ جوہر بیبہا جو اُسکے دل و دماغ کو روشنی بخشتا ہی (عقل) کے نام سے موسوم ہی۔ اسی جوہر نے اِنسان کو جملہ حیوانات سے ممیز کر دیا اور اُسکے سر پر فضیلت کی دستار باندھ دی۔ الّا یہہ جوہر مجلانہ تھا اور اُسکی روشنی دھندلی سی تھی۔ اِسکی جلا اور صیقل کے لئے حکیم مطلق نے ایک اور قوت اور ملکہ اِنسان کے دماغ میں رکھا جس سے وہ جوہر بالکل صاف اور پاک ہوگیا اور اُسنے قابل قدر ترقی حاصل کی وہ قوت اور ملکہ علم سے مراد ہی۔ یعنے جب یہہ دو جزو جسم انسانی میں مہیا ہو جائیں تب اُسکو پورا اشرف اور افضل ہوگا۔ یہہ وہ قوت ہی جس کے باعث سے اِنسان نے اِس مُشت خاک سے وہ وہ نتایج حاصل کئے اور روز بروز کرتا جاتا ہی جنکا تعداد و بیان لا تحصیل محالات سے ہی۔ کیونکہ جب اُن فواید کا انتہائی اور متناہی ہونا غیر مسلم ہی تو انکی تعداد کا حصر اور احصائی بھی غیر مسلم ہی۔ اِنسان اسی علم کے نردبان سے آسمان پر چڑھا اور اُسکے طبقات اور درجات کا مختلف ذریعوں سے معائنہ کیا۔ اور اپنے کمالات کے پورا کرنے کے نئے نئے ڈھب نکالے اور ابتک ہر روز نیا رنگ دکھاتا جاتا ہی اور اِسی ملکہ کے وسیلہ سے زمین کے جرم سے دبے ہوئے وہ خزانہ اور معادن کنوز حکمہ کھود کر نکالے اور حاصل کئے جس سے اُسکی معاش کو پورا حصہ ملا۔ غرض زمین اور آسمان اور کل مخلوقات سے جو مظہر ظاہر اُس سے کئی حصہ عظیم الشان میں اپنا کام لیا اور سب کو اپنا زیر فرمان کیا۔ یہہ وہ قوت ہی کہ ابتداے زمان حصول اسکے سے آج تک جملہ فصحا اور بلغا مختلف قطعات کے مختلف زبانوں میں مختلف بیانوں میں مختلف پردازوں سے اِسکی فضیلت کا بیان کرتے رہے ہیں اور آج تک عشر عشیر بھی ادا نہیں ہوا بھلا کیونکر ہوسکے کہ جو لفظ اور جو معنی اور جو مراد حاصل ہوتی ہی اُسی کے طفیل ہی جہانتک جس لفظ سے اُسکی فضیلت بیان کیجاوے



دو حرف اوّل ہوگا۔ پس جو جسم اس لباس سے عاری ہو وہ لفظ انسان کے مصداق ہونیکا مستحق نہیں ہے۔ پس ضرور ہوا کہ ہر ایک جسم انسانی کو دونوں چیزوں کی یعنے عقل۔ اور علم کی ضرورت ہے لہذا سب سے پہلے ہم کو اپنے خداوند کریم اور معبود حقیقی کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ جس نے وجود انسان کو زیور علم سے مزین فرماکر اپنی معرفت کا ذریعہ بنایا۔ پس جب انسان نے خدا کی معرفت کو حاصل کیا یا اسکو خالق رازق معبود و قادر مطلق جانا صرف علم کے ذریعہ سے۔ یا جو انسان دُنیا میں کسی طرح کے کمال کو پہنچا تو وہ بھی علم ہی کے ذریعہ سے۔ علم کے برابر دُنیا میں کوئی شے بزرگ اور عزیز اور دین و دنیا کی فوائد پہنچانے والی نہیں ہے۔ بلکہ دُنیا میں جسقدر حرفہ اور پیشہ ہیں اگر بدون علم کے استعمال میں لائے جائیں تو انہیں پورا فائدہ کبھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ بدون علم کے تجارت فلاحت ملازمت امارت سلطنت سخاوت شجاعت لیاقت و ثروت دولت نکمی ہیں اگر کسی کو اتفاقات زمانہ سے مال و دولت مل بھی گیا تو چند ہی روز میں بہرحال زوال آجاتی ہیں۔ بدون علم کے خواہ کیسی نعمت اور ثروت دُنیا کسی کو حاصل ہو تو تھوڑے ہی عرصہ میں نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ علم تواریخ کے پڑھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ شاہان اسلام نے کیسی محنت اور مشقت اور متواتر لڑائیوں میں لشکروں کے لشکر غارت کرکے ہندوستان کی بادشاہت حاصل کی لیکن چونکہ انکے بعد کی نسلوں نے علم کی پابندی اختیار نکی تو چند صدیوں میں اتنی بڑی بھاری سلطنت اُنکے ہاتھ سے جاتی رہی۔ پنجاب میں سکھوں کی ریاست تو لوگوں نے کس استحکام کے ساتھ دیکھی ہے لیکن چونکہ خود وہ ارکان سلطنت اور اراکین دولت علم سے بہرہ نہ رکھتے تھے اسواسطے اُنکے یہاں سے اُنکی فرمان روائی جاتی رہی اور مہذب قوم نے بتدریج ترقی علم کے ہزاروں میل کے فاصلہ کو طے کرکے ہندوستان کی سلطنت [illegible] سے پاکر اپنے قبضہ میں لیا ہے۔ ایسی نظیریں اور بھی بہت سی ہیں لیکن چونکہ اختصار تقریر منظور ہے اسواسطے عقلمندوں کے سمجھنے کے لئے اسیقدر مثل کافی ہے۔ پس اس لباس علم کے واسطے کوئی جسم خاص نہیں ہے۔ مرد۔ عورت۔ شہری۔ دیہاتی۔ سب کو اسکی یکساں ضرورت ہے کیونکہ ہر ایک فرد بشر کا تعلق ایک دوسرے سے لگا ہوا ہے۔ جب ایک صاحب علم ہے یعنے لفظ انسان جو اُسکی ذات پر صادق ہے اور دوسرا بے علم تو اُسکی ذات پر لفظ حیوان مطلق صادق ہوگا۔ جب یہہ دونوں ایک جگہ یا ایک گھر میں اپنے ذاتی تعلقات کے باعث سے جمع ہونگے تو ضرور ہے کہ بسبب تخالف طبایع اور نوعیت کے تخالف رائے پیدا ہوگا جس کا نتیجہ بے اتفاقی اور بدخلقی جو عین نتیجہ خلاف انسانیت کا ہے ظاہر ہوگا جسکے مضار اور مفاسد تجربہ کاروں پر واضح ہیں۔ پس اس قوت کے حاصل کرنیکی ضرورت جیسے کہ ہم لوگ مردوں کے واسطے خیال کرتے ہیں ویسے ہی عورات کے لئے ضروری ہے کیونکہ بیشتر امورات دُنیاوی کا اہتمام اور انصرام اسی فرقہ عورات کے متعلق ہے اور یہی فرقہ بموجب رسم و رواج ہمارے ملک کے اس دولت لازوال سے محروم ہیں اور اسکی محرومیت سے جو جو نقصانات ہمارے ہموطنوں کو پہنچتے ہیں اور جو جو صدمے ہمارے ہم عصر اُٹھاتے ہیں وہ ہمارے ہی دل جانتے ہیں۔ جسقدر مقدمات بدسلوکی زن و شوہر اور اغوا کے عدالتوں میں دایر ہوتے ہیں وہ محض اسی بے علمی کے سبب سے ہیں جہاں کسی خاندان کے ننگ و ناموس کو بٹا لگا ہو اور رسوائی حاصل ہوئی ہے وہ علم ہی کی معدومیت سے ظہور کی گئی ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی اولاد کو مرد ہو یا عورت زیور علم سے مزین کریں اور اپنی حیثیت اور استطاعت کے موافق اپنے خاندانوں کی تباہی و بربادی کو مدنظر رکھکر اس فن کی تحصیل سے غافل نہ رہیں۔ یہہ مناسب ہے کہ ساتھ ہی اسکے اپنی اولاد کو کسی فن حرفت و صنعت کی جانب جو ایک جزو اس جوہر بے بدل کا ہے توجہ دلائیں۔ علم اور فن کا اپنی اولاد کو سکھانا اور انکو آداب معاشرت کے تکمیل کرانا ہمارا فرض ہے۔ افسوس ہے کہ جو کام ہم کو خود کرنا چاہئے تھا وہ ہماری مہربان گورنمنٹ اور ہمارے رحم دل حاکم ہماری طرف سے ہمارے فائدہ کے واسطے ادا کرتے ہیں اور ہمارے بوجھ کو ہمارے سر سے ہلکا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کو اس رعیت پروری اور ہمدردی انسانی کا تہ دل سے شکرگذار ہونا چاہئے اور ایسے مہربان اور رحم خوار گورنمنٹ کی تحت حکومت ہونیکو ازبس غنیمت تصور کرنا چاہئے۔ اگر ہم ذرا دل میں غور کرکے عرق خجالت سے اپنی پیشانی حال کو خنک کریں اور محبت اور غیرت کو کام میں لاویں تو معلوم ہوجائیگا کہ ہماری اولاد کی پرورش اور تعلیم اور تحصیل اور تربیت کے جو وسیلے ہماری گورنمنٹ ہمارے فائدہ کیواسطے مہیا کر رہی ہے وہ ہمارا عین فرض تھا۔ اور ہم باوجود اسقدر عنایات گورنمنٹ کے جو ہمارے اور ہماری اولاد کے فائدہ کے واسطے ظہور میں آرہی ہیں پھر بھی اسباب کو غنیمت نجانیں اور دل و جان سے حصول اس نعمت میں سعی بلیغ نکریں اور اوقات عزیز اپنی عزیز اولاد کے ویسے ہی زمانہ جاہلیت کی طرح ضایع جانے دیں تو سوائے اسکے اور کچھ خیال میں نہیں آتا کہ یہہ غفلت ہماری بدقسمتی ہمارے پر دلالت کرتی ہے۔ اکثر عام و خاص ہمارے ملک کے نرینہ اولاد کی تعلیم میں تو جیسا کہ اسیقدر کوشش کرتے ہیں لیکن زنانہ اولاد کی تعلیم کو عیب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہہ خیالات انکے نہایت پوچ ہیں مرد و عورت دونوں کی تعلیم میں یکساں سعی کرنا لازم ہے مرد کے باعلم ہونے میں تو ایک طرح کی منفعت کی اُمید ہے عورت کے باعلم ہونے میں کئی طرح کے فوائد کی اُمید کیجاتی ہے بلکہ بہ نسبت مرد ہمارے ملک میں بہت سے امورات خانہ داری کے تعلق عورات کے ہیں اور جسطرح پر کہ باعلم عورت ایک سلیقہ اور تمیز کے ساتھ انکو انجام دیگی جاہل عورت سے کبھی اس کا عشر عشیر بھی توقع نہیں ہوسکتی۔ جب کہ بے علمی کے سبب سے عورت پیچیدگی معاملات اور حساب کتاب اور کار موجودہ کے نفع و نقصان اور ضرر و فائدہ سے واقف نہوگی تو وہ کیونکر اُسکو سرانجام کریگی۔ تم خود دیکھ رہے ہو کہ ملک یورپ کی مہذب عورتیں کس خوب صورتی کے ساتھ تمام چھوٹے بڑے کام گھر کے مثل خرید اشیائے کارآمد روزمرہ باورچی خانہ و اصطبل دوکان بزازی وغیرہ کا حساب و کتاب سب اُنکے تعلق ہے اُنکے مردوں کو اسمیں مطلق تکلیف اُٹھانی نہیں پڑتی۔ بخلاف ہمارے ملک کے کہ ہماری عورات سوائے ہانڈی روٹی

بچانے کے کچھ نہیں جانتی ہیں - اگر منجملہ ایک دو عورتیں اپنے پہننے کے کپڑے موٹے جھوٹے سی لیتی ہیں تو اس امر کو غنیمت سے سمجھتی ہیں - دیگر جملہ کاروبار خانہ داری کے مردوں کی ذات سے متعلق ہیں - اگر میاں لکھا پڑھا ہوا اور عورت جاہل ہوئی تو تم خود خیال کر سکتے ہو تو اس میاں کو اُس بے علم عورت سے کیسی نفرت ہوتی ہوگی اور وہ ہمیشہ اپنے دل سے اسباب کا خواہاں ہوگا کہ کیا خوب ہو کہ میری مونس اور ہمدم بہتر سے جیسے لکھی پڑھی عورت مجھ کو ملے - مگر چونکہ ایسی عورت کا اسوقت میں حاصل ہونا عنقا کیسی صفت رکھتا ہی اسواسطے چار ناچار قہر درویش برجان درویش کہکر اُسی جاہل عورت سے اپنی عمر بسر کرتا ہی - سوائے اسکے لکھی پڑھی عورت سے پوشیدہ معاملات گھر کے کیسے خوش اسلوبی کے ساتھ طے ہو جاتے ہیں کہ دوسرے کان تک خبر نہیں ہوتی - اگر میاں سفر میں ہووے تو باہم اُنکے کیسے پوشیدہ طور پر خط و کتابت ہو کر پوشیدہ معاملات خانہ داری کے طے ہو جاتے ہیں - اگر جاہل عورت ہوگی اور کسی پوشیدہ معاملہ کی خبر اپنے میاں کو بھیجنی منظور ہو خط کے جاتیگی تو اُسکو دو مشکلیں پیش آوینگی - اگر خط نہ لکھا جاوے تو کام بگڑتا ہی اگر کسی دوسرے سے خط لکھاوے تو فوراً افشاں ہوتا ہی - ایسا ہی میاں کو جاہل عورت کی طرف خط لکھنے ہوئے یہی مشکلیں پیش آوینگی - ایسے اور صدہا فوائد اور منافع عورتوں کے باعلم ہونے میں ہیں کہ ادنےٰ تامل سے عقلمند آدمی معلوم کر سکتا ہی - مناسب یہہ ہی کہ ہم اپنے دل میں غور کر کے بدل اس نیک کام تعلیم عورتوں کی طرف متوجہ ہو کر مثل مہذب ملکوں کے مہذب بنجائیں - بعض لوگوں کے یہہ خیالات ہیں کہ عورتوں کے باعلم ہونے سے اُنکے خیالات دگرگوں ہو جاتے ہیں اور عصمت اور عفت میں رخنہ اندازی ہوتی ہی سو یہہ خیالات بھی اُنکے سراسر بے اصل اور بے معنی بالکل نکمے اور ناکارہ ہیں بلکہ جہانتک غور کر کے دیکھا گیا ہی جاہل عورات نے اپنے ننگ و ناموس کو بٹا لگا کر بدنام کیا ہی نہ کہ عالم عورتوں نے - بڑے بڑے شاہی اور عالی خاندان کی عورات تعلیم یافتہ نے ایسی صلاحیت اور سعادتمندی ابدالاباد کے کام کئے ہیں کہ

جنکو تواریخوں میں نہایت تعریف کے ساتھ دیکھا جاتا ہی - اور اکثر ایسے کام بے علم عورتوں سے پڑھنے اور سننے اور دیکھنے میں آئے ہیں - حضرت عایشہ صدیقہ

کیسی پیاری بی بی تھی اور وہ کیسی عالمہ تھی کہ اُسکے بعد اُسکے خاوند کے بڑے بڑے عالم محدث اور معتبر اصحاب اُنسے سبق لیتے تھے اور معانی قرآن و حدیث کے حل کرتے تھے - اور قرآن میں اُس بی بی کی عصمت اور عفت میں سیپارہ - ۱۸ - سورہ نور میں اٹھارہ آئتیں موجود ہیں - حضرت زبیدہ خاتون بی بی خلیفہ ہارون رشید عباسی کی کیسی نیک بی بی ہو گذری ہی کہ جس کا نام نامی تمام ملکوں میں عام اور مکہ و مدینہ میں خصوص کر نیکنامی کے ساتھ زبان زد خاص و عام ہی اور وہ بڑی عالمہ تھی - جہانگیر بادشاہ خاندان چغتائی کی بی بی نورجہاں عالمہ فاضلہ تھی اور زمام سلطنت اپنے ہاتھ میں لیکر کیسی خوبی کے ساتھ انجام دیا ماہران تواریخ پر پوشیدہ نہیں ہی - بیگم صاحبہ بھوپال جو ابتک اپنی ریاستگاہ میں زندہ موجود ہیں کیسی عالمہ فاضلہ ہیں اور کیسی نیک نامی کے ساتھ اپنی ریاست کی کارروائی کر رہی ہیں - ہم چھوٹے چھوٹے شریف خاندانوں کی لکھی پڑھی ہوئی ایسی نیک بی بیاں ہیں کہ باوجود تنگی معاش اور بیوہ پن کے اپنی دستکاری اور محنت مشقت سے اپنے خلوت خانوں میں کس طرح سے گذر اوقات کر رہی ہیں کہ کوئی اُنکے عدم وجود سے خبر نہیں رکھتا - ذرا غور کرنے سے یہہ بات صاف ظاہر ہو سکتی ہی اور اس سے کوئی بشر انکار بھی نہیں کر سکتا کہ ہر نوع انسانی کو اپنے حاکم مطلق اور خالق برحق کے احکامات کی پوری پوری تعمیل کے واسطے جو علت غائیہ خلقت انسانی ہی اُسکے احکام کی واقفیت کا حاصل ضروری ہی اور یہہ واقفیت بدون حصول دولت علم کے کبھی حاصل نہیں ہو سکتی پس جبکہ ایسے بڑے ضروری کام کا ذریعہ علم ہی ہی تو اُسکے حاصل ہونے سے اخلاق کا دگرگوں ہو جانا اور ازدست بد نتایج کا خیال کرنا بالکل غیر ممکن ہی بلکہ یہی خیالات ہمارے تنزل اور پستی روز افزوں کے بواعث ہیں - جو عورت اصلیت امورات خانہ داری سے بسبب جاہلیت کے ناواقف ہی اور اُنکی قباحت اور صلاحیت

سے اسکو بالکل مس ہی نہیں تو اُنکے انجام میں کیونکر اُس کا رائے صایب ہوگا بلکہ اسکی دست اندازی سے بالکل نتیجہ برعکس برآمد ہوگا پس ہم کو چاہیے کہ جاہل لوگوں کی باتیں جو ہماری تہذیب اور ہماری معیشت کے کاموں میں سدراہ ہیں ہرگز نہ سنیں اور خود اپنی بہتری اور بہبودی دین و دنیا پر غور کر کے تعلیم اولاد میں مصروف ہو ویں - اے بھائیو اپنے دل میں خوب غور کر کے دیکھو کہ جو عورت زیور علم سے آراستہ ہوگی یا فن و حرفت میں ماہر ہوگی علاوہ حصول فواید دنیاوی کے خود اُسکی اُسکے گھر والوں میں اُسکے اقرباؤں میں اُسکی برادری میں اُسکی قوم میں اُسکے ہمسایوں میں کسقدر عزت اور توقیر ہوگی کہ جاہل عورت کی کبھی ایسی عزت ہونی ممکن نہیں ہی +

افغانستان

افغانی کمیشن کے انگریزی ممبروں کی تعداد ساڑھے تین سو - ہندوستانی سپاہ روانہ ہوئی ہی جنکی تفصیل یہہ ہی دو سو جوان ۲۰ ویں رجمنٹ پنجابی سے اور ایک سو پچاس سوار رسالہ بنگال سے - یہہ کمیشن بہرحال جانب کوئٹہ جائیگی - اور وہاں سے اُمید کیجاتی ہی کہ وہ نشکی اور ہلمند کی راہ سے جسکی حفاظت اور آرامگی کا امیر صاحب نے خاطر خواہ وعدہ کر لیا ہی داخل مقام سرخس ہوگی - اس راستہ کے گرد نواحی آبادی چنداں خونخوار نہیں ہی اور نہ قدرتی حالت چنداں شورش افزا ہی - واپسی کے وقت یہہ سفارت خیال کیا جاتا ہی کہ سرحدات افغانستان بلوچستان و بلوچستان فارس کا بھی فیصلہ کرتی آئیگی کیونکہ اُن سرحدات کی بابت مدت سے جھگڑا پڑا ہوا ہی - حال ہی میں سر پیٹر لمسڈن صاحب سے جو اس انگریزی سفارت کے بانی ہیں اور اب لنڈن میں رونق افروز ہیں اسی کمیشن کے بارہ میں دریافت کیا گیا تھا کہ وہ روسیوں کے ساتھ افغانستان کی سرحدوں کا فیصلہ کیونکر کرینگے جسکے جواب میں اُنہوں نے فرمایا کہ فیصلہ کیا کرنا ہی اصل سرحدوں کی کسی کو کیا خبر - وہیں آس پاس کی اقوام سے دریافت کر اور اُنکے اظہاروں میں اپنی عقل کو دخل دیکر ایک خیالی لکیر کھینچ دیجاویگی - اور اُس لکیر کو بذریعہ مروجہ ملکی نقشوں کے



مسیحی تواریخ

چوتھی فصل

یسوع کے کاموں کا شروع زمانہ
اور
یہودیہ کی ملکی حالت

(۱) یہہ جاننا بہت ضرور ہے کہ جس زمانہ میں **ربنا یسوع المسیح** نے لوگوں میں کام کرنا شروع کیا اُس وقت ملک یہودیہ کی ملکی حالت کیسی تھی۔ ہم اسکا مختصر بیان لکھنا انسب سمجھتے ہیں +

(۲) *ہیرودیس بادشاہ کی عملداری میں ملک یہودیہ کی آزادی چراغ سحری کے مانند جھلکتی رہگئی تھی شہنشاہ **اگسٹس** نے ملک یہودیہ کو صوبہ سوار دیکر اپنے ملک میں شامل کر لیا اور اُس کا انتظام بھی خود ہی کیا کرتا تھا۔ رومیوں کی یہہ رسم نہایت رواداری اور مدبرانہ **رسم** تھی کہ وہ کبھی کسی کے مذہب اور رسم و رواج میں دست اندازی نہ کرتے تھے۔ اگسٹس بھی اپنے ملکی رسم کے مطابق یہودیوں کی سانہیڈرم نامی مجلس کو جو مذہبی اختیارات تھے بظاہر بحال رکھے مگر اسکو سب طرح کے مقدمات کی پڑتال کا اختیار نہ دیا۔ مذہبی اور ملکی خفیف مقدموں کے علاوہ جسمانی تعزیر اور بھاری مقدمات کی تحقیقات و فیصل کرنے کا اختیار خود سرکار نے اپنے ذمہ رکھا جس سے سرداروں کا ہنوں کے (سانہیڈرم کے ممبروں) وقعت لوگوں کی نگہ میں گھٹ گئی بلکہ رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہنچی کہ ہیرودیس نے کاہنی لباس دینے کا اختیار خود اپنی طرف کھینچ لیا اور شہنشاہ اگسٹس نے بھی یہہ قانون بحال رکھا +

(۳) صوبہ یہودیہ **پروکیوریٹر** (ناظم یا نواب)

نوٹ یہہ بادشاہ ادومی قوم سے تھا اور یہہ کہ رومیوں کو خوش کر کے ملک یہودیہ پر سلطنت کرتا تھا۔ مترجم

کی زیر نگرانی تھا گو وہ قیصریہ میں رہتا تھا مگر تہواروں کے ایام میں کسی پیچیدہ حالات کی پڑتال کو یروشلم میں آجایا کرتا تھا +

(۴) رومی سرکار نے جائداد منقولہ پر محصول لگایا تھا گو یہ محصول صوبہ یہودیہ کی رعایا پر شاق گذرا یہانتک کہ محصول لیتے وقت بہت سے فساد برپا ہوا کرتے تھے۔ سانہیڈرم کا دوسرا جو جزیہ تھا لوگ شوق سے یہہ دیتے تھے۔ رومی محصلوں کی عزت لوگوں کی نگہ میں کچھ نہ تھی بلکہ اُنکو کمینے اور رذیل جانتے تھے۔ اور جو لوگ یہودیوں سے یہہ خدمت کرتے تھے ان کو تو لوگ بہت ہی خراب اور ذلیل سمجھتے تھے خاص اسی سبب سے مجرم اور محصول لینے والے ایک ہی معنے میں مترادف ہوگئے +

(۵) جس زمانہ کی تواریخ ہمارے زیر قلم ہے اسی زمانہ میں یہودیہ کا گورنر **پلاطوس** تھا۔ صوبہ یہودیہ کو ممالک روم میں شامل کرنے کے زمانہ سے تو پلاطوس تک مرتہ بعد الاخری تین ناظم ہوئے۔ مفتوحہ صوبہ کی رعایا کے دل کس تدبیر سے اپنی طرف کھینچیں پلاطوس یہہ نہ جانتا تھا اسلئے کہ اُسکی طبیعت میں اپنی شہرت کا کمینہ خیال ٹھنسا ہوا تھا۔ خاص یہی وجہ تھی کہ جسکے سبب اُسنے یہہ عہدہ قبول کیا تھا۔ پلاطوس اسبات کا کبھی خیال بھی نہ کرتا تھا کہ لوگ کس ڈھنگ سے بشاش ہوتے ہیں اور کس امر سے بگھڑتے ہیں اور کس بات سے ناراض ہوتے ہیں اُسنے ایک وقت اپنے سپاہیوں کو نشان دیکر یروشلیم کو بھیجے رومیوں کی رسم کے موافق نشان پر عقاب تصویر تھی اور رومی سپاہی اُسکی پرستش کیا کرتے تھے جب یہودیوں نے دیکھا سخت مشوش ہوئے بلکہ انہوں نے اس حد تک خیال کیا کہ سرکار رب سے **مقدس مکان** کو ناپاک کیا چاہتی ہے خاص اسی وجہ سے یہہ نشان لائی ہے بدون اسکے اور کوئی سبب ہی معلوم نہیں ہوتا۔ جب پلاطوس نے سُنا کہ خاص اسی سبب سے لوگوں کے دل بگھر گئے ہیں اُسنے فوراً نشان واپس منگوا لیا۔ غرض ایسی بیجا حرکتوں سے لوگوں کے دلوں میں اُسکی حقارت جمی جاتی تھی پس اس قماش کے حکام کی عملداری میں رعایا کے دل میں طمانیت نہیں رہتی اور یہہ بھی کہ **سید الکریم ربنا یسوع المسیح** کو ایسے سدا کے تند مزاج اور بدظن لوگوں میں اپنا روحانی بھلائی کا کام کرنے کے لئے بھی بہت سی دقتیں درپیش تھیں +

(۶) اب تک ہیرودیس کے خاندان کی عملداری پالسٹین کے شمالی جانب تھی اور اُسکے شمال و مغرب میں جو تھائی کا فلپ ناظم تھا۔ گلیلی اور پیریا پر ہیرود انٹیپس حکمرانی کرتا تھا اُسنے حضرت **یوحنا** (یحیی پیغمبر) اصطباغی کو قتل کروائے گو ہیرودیس کا خاندان کمینہ اور رذیل تھا مگر یہودی اُسے اپنی بُری حالت کے سبب بادشاہی خاندان سے ممتاز سمجھتے تھے۔ اسی خاندان کی بدولت یہودیوں میں **ہیرودیانی** نامی ایک نئے فرقہ کی بنیاد قائم ہوئی جسکا مذہب یہہ تھا کہ گو غیر ناظم زیر حکومت رہنا حضرت **موسی** کی شریعت برخلاف ہو (استثنا ۱۷-۱۵) بایں ہمہ مجبوری کی حالت میں کچھ گناہ نہیں جسکے سبب وہ محصول بڑے شوق سے دیتے تھے بلکہ اوروں کو بھی دینے کی تحریک کرنے تھے (متی ۲۲-۱۷) + باقی آئندہ

دنیا کے سات عجائبات

ایک روز یوحنا نے اپنے دادا کے پاس بیٹھکر پوچھا کہ ای دادا مہربانی کر کے مجھسے دنیا کی سات عجائب چیزوں کا بیان کیجئے کیونکہ آج میرے اُستاد نے کہا ہی کہ تم کو انکا حال معلوم کرنا واجب ہی۔ دادا نے کہا کہ اپنے بھائی یوسف سے دریافت کرو۔ وہ فی الحال کالج سے نکلا ہی۔ وہ ضرور تم کو بتلا دیگا اُسنے کہا کہ میں اُس سے پوچھ چکا ہوں وہ نہیں جانتا اُسنے تو مجھپر ہنسکے کہا کہ تم سا نجس لڑکا دنیا میں سب سے عجیب ہی + دادا نے کہا کہ خیر دنیا کے سات عجائبات میں سے شہر بابل کے لٹکے ہوئے باغیچے تھے جو بڑے بڑے محرابوں پر قائم اور زمین سے ۷۵ فٹ اونچے اور ہر ایک ایک لمبائی اور چوڑائی میں ساڑھے چار سو فٹ تھے +

یوحنا نے دریافت کیا کہ اُنکی نہاپاشی کیونکر ہوتی تھی۔ کہا کہ اُن بُرجوں کی چوٹیوں پر بڑے بڑے فوارے اور حوض تھے جن میں دریائے فرات سے پانی پہنچایا جاتا تھا ٭

واضح ہو کہ دریائے مذکور شہر بابل کے وسط میں ہو کر اُس کے دو حصے کرتا تھا جنکے درمیان دریا پر ایک بڑا پل باندھا تھا۔ بابل کے بڑے بڑے دروازوں اور دیواروں کا ذکر کتاب مقدس میں ملتا ہے اور وہ دیواریں موٹائی اُونچائی اور مضبوطی کی وجہ سے مشہور تھیں۔ پھر یوحنا نے دریافت کیا کہ دوسرا عجوبہ کیا ہے۔ جواب دیا کہ شہر سکندریہ کی عجیب عمارت روس نامے تھی جو سفید پتھروں سے بنی اور جزیرہ فروس پر جو سکندریہ کے قریب واقع ہے قایم تھی اُسکی اُونچائی تین سو فٹ اور جو روشنی اُسکی چوٹی پر چمکتی تھی سو بہت دور تک دکھلائی دیتی تھی ٭

یوسیفس مورخ نے لکھا ہے کہ اُسکی چوٹی میں کوس کے فاصلہ سے نظر آتی تھی۔ یوحنا نے دریافت کیا کہ اُسکی تعمیر کس نے کی۔ سوس ترٹیس نامے اُسکا معمار تھا جسنے اپنا نام اُس عمارت پر منقش کیا اور پلوس اپنی ناموری قایم کی لیکن تھوڑے میں بطلیمس کے عہد حکومت میں بنائی گئی جو سن عیسوی سے ۲۸۰ برس پیشتر تھا۔ جب عمارت تیار ہوئی تو اُس پر لکڑی کے بڑے بڑے کندوں کے جلانے کے ذریعہ سے جہازوں کو روشنی پہنچائی جاتی تھی۔ دنیا میں پہلا مینار یہی تھا۔ اور اُسکے پیشتر جہازی لوگ خشکی کی نزدیکی کو صرف آگ کے شعلوں سے جو رات کو سمندر کے کنارے پر جلائے جاتے تھے معلوم کرتے تھے ٭

پھر لڑکے نے کہا کہ ایک اور عجوبہ کا ذکر کیجئے۔ جواب دیا کہ برستی کی مورت تھی جو کہ خیدیس نامے نے اُلایم پیا میں گھڑی کی وہ بیٹھی ہوئی آدمی کی صورت پر ہاتھی دانت اور سونے سے بنائی گئی اور ۵۰ فٹ اونچی تھی۔ اُن زمانوں میں برستی دیوتاؤں کا بادشاہ اور دنیا اور آسمان کا حاکم سمجھا جاتا تھا لوگ اُسکو بارش اور گرج اور بجلی اور طوفان کا بھیجنے والا گمان کرتے تھے۔ وہ مورت سن عیسوی سے ۴۴۰ برس پیشتر تیار کی گئی اور سنہ عیسوی تک یونانیوں میں اُسکی تعظیم اور قدر کیجاتی تھی۔ ایک مشہور مورخ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص بغیر اُس مورت کی زیارت کئے ہوئے مر جاتا تو اُسکی بڑی بدنصیبی جانی جاتی تھی۔ اُن وقتوں میں برستی کی پرستش ہر جگہہ ہوتی تھی لیکن کسی ملک میں ایک نام سے اور دوسرے ملک میں دوسرے نام سے ملقب تھا۔ تمکو یاد ہوگا کہ جسوقت پولوس شہر لسترہ میں گیا تو اُسنے شہر کے آگے برستی کا ایک مندر پایا۔ کیا تمہیں یاد نہیں ہے کہ جب پولوس افسس میں تھا تو دیمتریاس نے پیشہ وروں میں کیسا ہنگامہ مچایا وہ بولا کہ ہاں دادا بیشک مجھکو یاد ہے کہ وہ اِس سبب سے خلاف ہے کہ مبادا لوگ پولوس کی باتوں کو مانیں اور اُنسے میرے پیشہ کی بربادی ہو ٭

لوگوں نے چلا کے کہا کہ افسیوں کی ارتمس بڑی ہے۔ ہاں درست ہے۔ جاننا چاہئے کہ ارتمس کے مندر کی تیاری کا خرچ ایشیا کے کل صوبوں سے لیا گیا تھا وہ لمبائی میں ۴۲۵ اور چوڑائی میں ۲۲۵ فٹ اور سنگ مرمر کے ایک سو ستائیس ستونوں سے جو کہ ساٹھ فٹ اونچے اور جنمیں ایک ایک کی تیاری کا خرچ ایک ایک بادشاہ سے لیا گیا تھا یہ مندر شہنشاہ سکندر کی پیدایش کی رات کو جلا دیا گیا لیکن بعد ازاں سر نو تعمیر کیا گیا۔ ارتمس کے حق میں لوگوں کا گمان تھا کہ وہ آسمان سے اُتری ہے مادہ سی اُسکے خاص اور مقدس بیت سمجھا جاتا تھا وہ یہاں تک مانی جاتی تھی کہ شہر افسس میں اُسکی درگاہوں کے بنانے کے لئے ایک بڑا کارخانہ تھا ٭

واضح ہو کہ یہ چیزیں مسافروں کی جو کہ خواہ اُنہیں اپنے گھروں میں رکھتے یا اُنہیں اپنے سفروں میں ساتھ لئے پھرتے تھے بیچی جاتی تھیں۔ یوحنا بولا کہ آپ چار عجائبات کا بیان کر چکے۔ اگر اُسوقت کچھ زیادہ فرصت ہو تو اوروں کا بھی ذکر کیجئے۔ کہا خیر میں اِس بات سے نہایت خوش ہوں کہ تم اپنے سبقوں میں دل لگاتے ہو ٭

اب کلاسس آف رہودس کا ذکر کرونگا۔ جہاں پر سورج کی مشہور اور نہایت بڑی مورت تھی جسکا ایک پاؤں مندر رہودس کی ایک طرف اور دوسرا پاؤں مندر رہودس کی دوسری طرف تھا۔ اور ایسا کہ اُسکے دونوں پاؤں کے درمیان سے ہو کے جہاز آیا جایا کرتے تھے اُسکی اونچائی سو فٹ کی تھی اور اُسکی پنڈلی کی چکردار سیڑھیوں کے وسیلے سے اُس پر چڑھ سکتے تھے اُسکی چوٹی کے ایک ہاتھ میں روشن دان تھا جس سے رات کو روشنی ملا کرتی تھی ٭

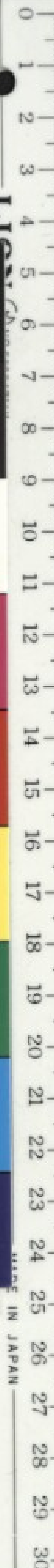
سن عیسوی کے ۲۷۰ برس پیشتر وہ تیار کی گئی لیکن ایک بار زلزلے کے زور سے گر پڑی اور پھر بھی بحال نہ کی گئی تم اُسکے ٹوٹ پڑے اور نو سو برس بعد وہیں نظر آتے تھے جنکا پیتل آخر کو ایک یہودی سوداگر نے ساڑھے تین لاکھ روپیہ کو خرید کر کے اُس سے نوسو اونٹ لادے ٭

پھر دادا نے پوچھا کہ کیا تم انگریزی لفظ منسی لوئیس کی اصل جانتے ہو۔ پوتا بولا کہ نہیں۔ دادا نے کہا کہ ملک کریا کا ایک بادشاہ تھا جسکا نام منسی لوئیس تھا۔ جسکی موت کے بعد اُسکی بیوہ مسماۃ ارتمس نے اُسکی یادگاری کے لئے ایک نہایت عمدہ مقبرہ بنوایا۔ حقیقت میں وہ اسقدر رونق دار اور خوشنما اور شاندار اور سارے مقبروں سے عمدہ تھا کہ اُسکا نام موسولیوم رفتہ رفتہ ہر ایک قیمتی مقبرہ کا نام رکھا گیا اور وہ کئی صدیوں تک رہا پر آخر کو زلزلے سے برباد ہو گیا۔ ۱۵۲۲ء کو اُسکے ٹکڑوں سے ایک قلعہ بنایا گیا اور ۱۸۵۷ء کو نیوٹن ایک انگریز نے اُسکی بنیاد کی جگہہ دریافت کی ٭

نقل ہے کہ ارتمس موسولیوس کی لاش کی راکھ کو شراب کے ساتھ ملا کے پیتی تھی اور آخر کو رنج کے مارے مر گئی ٭

پھر یوحنا بولا کہ دادا صاحب ایک ہی عجوبہ اور باقی ہے اور مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اہرام مصر ہے کیونکہ اب تک آپنے اُسکا ذکر نہیں کیا اور میرے اُستاد نے کہا کہ ساتوں عجائبات میں سے وہ بہت سی عجیب تر ہے۔ دادا نے کہا کہ ہاں ٹھیک ہے۔ اہرام مصر کے بنانے میں سالہا سال ہزاروں آدمی برابر لگے رہے۔ وہ قدیم زمانوں کے مقبرے ہیں۔ اُن میں بہت سے بڑے کا نام خوفو کی ہے وہ ساڑھے چار سو فٹ اُونچا ہے جس میں بعضے پتھر تیس تیس فٹ کے





وزنی کان سے سٹے سو کوس کے فاصلہ پر پہنچائے گئے ہیں۔ گمان ہو کہ اُن پتھروں میں سے ایک ایک کے پہنچانے میں تین برس تک دو ہزار آدمی لگے رہے ہونگے ✣

یوحنا بولا کہ مجھکو دنیا کے عجائبات کے دیکھنے کی بہت خواہش ہے ✣ دادا نے کہا کہ ایسے کہ تم نے مکان سے کہیں باہر کا سفر کہیں نہیں کیا یہہ مت سمجھو کہ تم نے کبھی کوئی عجوبہ بھی نہیں دیکھا دنیا کی ساتوں عجوبہ آدمیوں کی بنائی ہوئی تھیں لیکن اُسوقت تم زمین یا سورج یا چاند یا ستاروں پر نظر کرکے آدمیوں کی ساری بنائی ہوئی چیزوں سے عجیب تر منظروں کو دیکھتے ہو ✣

پوتا بولا کہ یہہ چیزیں مجھکو ہمیشہ نظر آتی ہیں اور کچھ زیادہ عجیب معلوم نہیں ہوتیں ✣

دادا نے کہا کہ سچ ہو لیکن اگر ہم نے اِسوقت تک پورے چاند اور ستاروں پر جو کہ بڑی روشنی سے چمک رہے ہیں نظر نہ کی ہوتی اور اُنہیں ابتدا ہی دیکھتے تو ہم یقیناً اُنکے خالق کی ستایش اور بزرگی کرتے۔ داؤد کے ساتھ یہہ کہتے کہ جب میں تیرے آسمانوں پر جو تیری دستکاریاں ہیں دھیان کرتا ہوں اور چاند اور ستاروں پر جو تو نے بنائے سو انسان کیا ہو کہ تو اُسکی یاد کرے۔ اور آدمی زاد کیا کہ تو اُسکی خبر لے۔ زبور ۸ باب ۳ آیت ✣ از مخزن المسیحی

اخبارات برقی

بمبئی ۲۷۔ اگست۔ بارش کے طوفان میں بمقام نصیر آباد راجپوتانہ کی بارگوں پر بجلی گری چھہ آدمی ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ بارگ کو بہت کم نقصان پہنچا ✣

مدراس ۲۵۔ اگست۔ فرانسیسی جو پانڈیچری واقع ساحل کورومنڈل میں کوئلوں کی ڈپو بنانا چاہتے ہیں اور ایک اَور ڈپو ساحل مالابار پر بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ پانڈیچری میں اب ساحل کوئلوں کے لئے دو بڑے آہنی پیپر بنائے گئے ہیں۔ اور چند روز ہوئے کوئلوں سے لدا ہوا ایک اگنبوٹ بھی وہاں پہنچگیا ہی۔ خیال کیا جاتا ہی کہ فرانس کے جنگی جہاز سامان رسد وغیرہ لینے کے لئے ان دونوں فرانسیسی بندرگاہوں پر بہت جلد آنیوالے ہیں ✣

پیرس ۲۶۔ اگست۔ اخبارات فرانس انگریزی اخبارات پر اُس نکتہ چینی کی نسبت کہ ایڈمرل کوربٹ کی گولہ باری بیرحمی کے ساتھ تھی نہایت خفگی ظاہر کر رہے ہیں ✣

لنڈن ۲۷۔ اگست۔ مصر میں اعلیٰ کمان پر لارڈ ولزلی کو مقرر کیا گیا ہی۔ ہز لارڈشپ بہت جلد قاہرہ کو روانہ ہونیوالے ہیں ✣

عدن ۲۶۔ اگست۔ فرانس کے لوٹے ہوئے جہاز کے ملاحوں نے روانہ ہونے سے پہلے اس جہاز کو آگ لگا دی صرف ایک واردات موت کی اتفاقی طور پر وقوع میں آئی ✣

شنگھائی ۲۷۔ اگست۔ فوچو کی گولہ باری میں ایک ہزار چینی قتل اور تین ہزار زخمی ہوئے۔ فرانس کے صرف کچیس آدمی قتل و مجروح ہوئے۔ یہہ خبر کہ فرانس کا ایک جنگی جہاز ڈوب گیا۔ غلط ہی۔ البتہ جہازات تارپیڈو میں سے ایک ضرور ڈوب گیا ہی ✣

پیرس ۲۷۔ اگست۔ وزیر بحری فوج و نو آبادی نے ایک تار ایڈمرل کوربٹ کو بھیجا ہی جس میں وہ فوچو کی گولہ باری میں کامیابی حاصل کرنے پر مبارکباد دیتا ہی ✣

قاہرہ ۲۷۔ اگست۔ میجر کچنر کے پاس ایک تار اِس مضمون کا آیا ہی کہ جاسوسوں کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ ۱۱ ماہ حال کو جنرل گورڈن صاحب نے باغیوں پر فتح حاصل کی جسمیں باغیوں کے دو سر غنہ مارے گئے ✣

لنڈن ۲۷۔ اگست۔ لارڈ ولزلی اور لارڈ نارتھ بروک اگلے اتوار کو روانہ مصر ہونگے۔ لارڈ ولزلی کو ایسلئے بھیجنے کی ضرورت پڑی کہ جنرل سٹیفنسن نے براہ نیل مہم کا جانا نا ممکن بیان کیا ہی ✣

پال مال گزٹ میں ایک فقرہ جس میں مضمون شایع ہوا ہی کہ گورنمنٹ جرمنی نے ان قوتوں کے روبرو یہہ تجویز پیش کی ہی کہ جو جہازات اُن بندرگاہوں سے جنمیں ہیضہ پھیلا ہوا ہی براہ سویز آئیں اُنپر تین ہفتے کا کوارنٹین لگانا چاہئے ✣

جرمنی آسٹریا اور روس کے شہنشاہوں کا مع اُنکے چانسلروں کے ایک جلسہ منعقد ہونا تجویز ہوا ہی ✣

برلن ۲۷۔ اگست۔ ہز ہائنس کرگ کو طہران میں بطور وزیر جرمنی کے قایم کیا گیا ہی اور پروفیسر گرگسک کو بھی اس وکالت سے متعلق کیا گیا ہی ✣

شملہ ۲۷۔ اگست۔ مسودہ برائے جواز فیصلجات پنجاب آج کے جلسہ میں لیجسلیٹیو کونسل میں پاس ہو گیا۔ مسٹر البرٹ اور مسٹر بارکلی نے تقریریں کی تھیں۔ بعد ازاں مسٹر البرٹ نے مسودہ قماربازی برٹش برہما پیش کیا اور دفعات اور اُصولوں کی جو مسودہ مذکور کے تیار کرنے سے اُنکے مدنظر تھے تشریح فرمائی۔ مسٹر بارکلی نے بیان کیا کہ مسودہ مذکور کی دفعہ ۲ کا اثر جسمیں بیان ہی کہ ”ٹی“ کا کھیل تعزیرات ہند کے معنوں میں ایک قسم کی لاٹری تصور کیجائیگی۔ یہہ ہوگا کہ ایک ہی قانون کے مختلف مقامات میں مختلف مفہوم لئے جائینگے اور انمیں سے ہر ایک خاص صوبہ کے لئے مستند ہوگا۔ اُنہوں نے تجویز کی کہ ایک منتخب کمیٹی اس امر پر غور کرے اور صاحب چیف کمشنر اور حکام مقامی کی اسپر رائے لیجائے۔ مسٹر البرٹ نے کہا کہ اِس امر پر مناسب غور کیا جائیگا۔ اُنہوں نے یہہ بھی کہا کہ اگر بشرط ضرورت اس دفعہ کو نکال بھی دیا جائے تو مجھے کچھ اعتراض نہیں اُنہوں نے فرمایا کہ مسودہ مذکور صرف برہما کے لئے ہی۔ اس سے یہہ غرض نہیں کہ اسکو تعزیرات ہند کی ایک مستند تفسیر یا تشریح بنایا جائے۔ بلکہ صرف چند اقسام قماربازی کو تعزیرات ہند کی کسی دفعہ کے رُو سے داخل جرایم کرنا مقصود ہی جبکہ کسی خاص علاقہ میں اُنکا ارتکاب عمل میں آئے ✣ بعد ازاں مسٹر البرٹ نے مسودہ ترمیم ایکٹ برہما تیم بائیلرو پرایم موورز کو پیش کرنے کی اجازت حاصل کی اور اسکے بعد کونسل کا اجلاس دو ہفتہ کے لئے برخاست ہوا ✣

کلکتہ ۲۹- اگست - کل صاحبان میونسپل کمشنر کے ایک جلسہ میں سرکاری کمیشن میں ایک ممبر مقرر کرنے کے مسئلہ پر بحث ہوئی۔ اور مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا۔ اگرچہ صاحبان کمشنر دفعہ ۲۰ کے رو سے کمیشن کی تقرری کے مخالف ہیں تاہم وہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اپنے اُس استحقاق کو کام میں لائیں جو قانون نے انکو عطا کیا ہے۔ اور کمیشن میں ایک ممبر مقرر کریں۔ اِسکے بعد صاحب چیرمین کو باتفاق رائے نامزد کیا گیا۔ مگر اُنہوں نے اس اعزاز کو بدیں وجہ نامنظور کیا کہ اُنکے لئے مسٹر بیورلی کے زیر دست بیٹھنا جو پریزیڈنٹ ہو گئے قطعی ناممکن ہے۔ یہہ معاملہ غور کے لئے ٹون کونسل کے پاس بھیجا گیا +

پریسیڈنسی کالج کے چند طلبا کی سخت نافرمانی اور بدوضعی کے سبب جو اُنسے چہارشنبہ کے روز کالج کے ایک پروفیسر کی نسبت ظہور میں آئی ایک طالب علم کو بارہ مہینے کے لئے کالج سے خارج کر دیا گیا۔ اور سہ سالہ طلبا کی ایک کل جماعت حسب فیصلہ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم معطل کی گئی +

بمبئی ۲۹- اگست - وادی ژاب کو جو فوج جائیگی - وہ مقام ڈکی سے دو کالموں میں یکم و ۲- اکتوبر کو روانہ ہوگی۔ ایک کنٹنجنٹ مقام انبنز میں رہیگا - جو وادی بوری کے موہانہ پر واقع ہے تا کہ سلسلہ آمد و رفت کا کھلا رکھے +

شنگہائی - ۲۹- اگست - فرانسیسی بیڑے نے اُن تمام روکوں کو برباد کر دیا جو دریائے مین پر تھیں +

فرانسیسی کانسل اور تاجر کانٹن سے خارج کر دیے گئے ہیں ہجوم نے رومن کیتھولک کیتھیڈرال پر حملہ کیا لیکن چینی فوج نے اُس ہجوم کو عمارت مذکور سے نکالا - گروہ کانسل نے اسی قضیئے کے سبب بشپ اور کیتھولک مشنریوں کو کانٹن سے چلے جانے کی ترغیب دی ہے +

لنڈن ۳۰- اگست - کل کے پال مال گزٹ میں جو ایک کیفیت سویز پر تین ہفتہ کا کوارنٹین مقرر کئے جانے کی نسبت شائع ہوئی تھی اُس سے معتبر طور پر انکار کیا گیا +

شنگہائی ۳۱- اگست - ایڈمیرل کوربٹ دریائے مین کی نواح سے ہٹ گیا اور غالباً شمالی سمت کیطرف بڑھیگا یہاں کے چینی باشندے نہایت خوف زدہ ہیں۔ اور شہر کو چھوڑتے جاتے ہیں +

نیپلز ۳۰- اگست - اس شہر میں ہیضہ پھوٹ نکلا ہے +

لودیانہ

اگرچہ بھادوں ہے مگر برسات کی کیفیت ساون جیسی ہو رہی ہے کیونکہ ہفتہ حال میں چند مرتبہ بارش ہو گئی ہے +

یکم ستمبر کو ممبران میونسپل کمیٹی کا اجلاس ہوا اور اس اجلاس میں پرانے ممبر شامل تھے باقی ماندہ کام فیصل ہو گئے ہیں - جب تک جدید لوکل سلف گورنمنٹ کا پریسیڈنٹ مقرر نہیں ہوگا شاید تب تک پرانے ہی ممبر اجلاس کرتے رہینگے بعض بعض صاحب حیران ہیں کہ باوجودیکہ گورنمنٹ گزٹ میں جدید ممبران کی تقرری مشتہر ہو چکی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ پرانے ممبروں کے اجلاس سے کمیٹی ہوتی ہے۔ اسکا جواب پرانے ممبر جانیں - حکم ہوا ہے کہ بازاروں میں چارپائی وغیرہ رات کے وقت نہ بچھائی جاویگی - اسی موسم میں یہہ حکم باشندگان شہر کے لئے مفید نہیں ہے کیونکہ بعض وقت ہوا کے بند ہو جانے سے نہایت تکلیف ہوتی ہے +

یکم ستمبر سے عدالت ہائے دیوانی بباعث تعطیل ماہ ستمبر بند ہو گئی ہیں۔ اور نیز گورنمنٹ سکول و مشن سکول میں بھی آجکل تعطیل ہے +

سنا گیا ہے کہ جن مسافروں کے قلعہ کی توپ سے اینٹ لگی تھی اُنمیں سے ایک تو جسکی آنکھ میں ضرب آئی تھی فوت ہو گیا ہے اور ایک ابھی تک زندہ ہے +

نرخ غلہ میں روز بروز ارزانی ہوتی جاتی ہے اور آئندہ کے لئے بھی ارزانی کی امید ہے +

۳۰- ماہ گذشتہ کو مشن سکول میں بصدارت خان بہادر منشی قادر بخش خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ انسداد مسکرات کا جلسہ ہوا - خاص لودیانہ کے بہت سے لوگ اور نوجوان طالب علم شامل ہوئے منشی غلام حسین وغیرہ نے شراب کے نقصانوں کی بابت لکھے ہوئے مضمون پڑھے جب لکھے ہوئے مضامین مجلس میں پڑھے جا چکے تو شیخ شرف الدین صاحب نے ایک مدلل تقریر کی جسکے رو سے پنجاب میں شراب خوری کے حالات کو ظاہر کیا اور سرکاری کاغذات کے رو سے ثابت کیا کہ اگر اسکا بہت جلد انسداد نہ ہو تو پنجاب کی تباہی کے دنوں کا بہت جلد انتظار کرنا چاہئے شیخ صاحب نے اپنی تقریر میں لوکل گورنمنٹ کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلانیکی درخواست کی اُنکے بعد مسٹر منشی ویلی صاحب وائس پریسیڈنٹ سوسائٹی نے نہایت برجستہ طور پر شراب کے مضرات کا ذکر کر کے بیان کیا کہ اسکے استعمال سے ہم لوگوں کو خود پرہیز کرنا چاہئے اور ایسا ہونا مناسب ہے کہ اس کام میں داہنا ہاتھ ہمارا اور بائیاں گورنمنٹ کا - یہہ نہ ہونا چاہئے کہ ہمارے تمام سوشل معاملات بھی گورنمنٹ ہی درست کرے - لیکن آخرکار اُنہوں نے شیخ صاحب کی رائے سے اتفاق کیا - اسکے بعد خان بہادر منشی قادر بخش خاں نے ایک مختصر تقریر فرمائی +

تقریروں وغیرہ کے ختم ہونے پر منشی قادر بخش خاں صاحب نے تحریک کی کہ جب سے مس لوئیس صاحبہ چلی گئی ہیں کوئی شخص مستقل طور پر اس مجلس کا سکرٹری مقرر نہیں ہوا - اب اس وقت شیخ صاحب کی خدمت میں اس عہدہ کے قبول کرنے کی درخواست کیجائے مسٹر منشی ویلی صاحب نے اسکی تائید کی اور اتفاق جلسہ سے بابو گل محمد خاں صاحب وکیل عدالتہائے نے مجلس کی طرف سے شیخ شرف الدین صاحب کی خدمت میں سوسائٹی کے عہدہ سکرٹری کے قبول کرنے کی درخواست کی جسکو اُنہوں نے شکرگذاری کے ساتھ قبول کیا - اسکے بعد مسٹر منشی ویلی صاحب نے اُن جدید سکرٹری صاحب کے توجہ کے واسطے چند معاملات متعین سوسائٹی کا ذکر کیا اور رسمیہ مجلس کے شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی - بی - نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپ

